سورة الانعام

آیات ۳۱ - ۳۹

قَدْ خَسِرَ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِلِقَاءِ اللَّهِ ط حَتَّىٰ إِذَا جَاءَتْهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً قَالُوا يَا حَسْرَتَنَا
عَلَىٰ مَا فَرَّطْنَا فِيهَا لا وَهُمْ يَحْمِلُونَ أَوْزَارَهُمْ عَلَىٰ ظُهُورِهِمْ ط أَلَا سَاءَ مَا يَزِرُونَ ﴿٣١﴾
وَمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا إِلَّا لَعِبٌ وَلَهْوٌ ط وَلَلدَّارُ الْآخِرَةُ خَيْرٌ لِّلَّذِينَ يَتَّقُونَ ط أَفَلَا
تَعْقِلُونَ ﴿٣٢﴾ قَدْ نَعْلَمُ إِنَّهُ لَيَحْزُنُكَ الَّذِي يَقُولُونَ فَإِنَّهُمْ لَا يُكَذِّبُونَكَ وَلَٰكِنَّ
الظَّالِمِينَ بِآيَاتِ اللَّهِ يَجْحَدُونَ ﴿٣٣﴾ وَلَقَدْ كُذِّبَتْ رُسُلٌ مِّن قَبْلِكَ فَصَبَرُوا عَلَىٰ مَا
كُذِّبُوا وَأُوذُوا حَتَّىٰ أَتَاهُمْ نَصْرُنَا ج وَلَا مُبَدِّلَ لِكَلِمَاتِ اللَّهِ ج وَلَقَدْ جَاءَكَ مِن نَّبَإِي
الْمُرْسَلِينَ ﴿٣٤﴾ وَإِن كَانَ كَبُرَ عَلَيْكَ إِعْرَاضُهُمْ فَإِنِ اسْتَطَعْتَ أَن تَبْتَغِيَ نَفَقًا فِي الْأَرْضِ
أَوْ سُلَّمًا فِي السَّمَاءِ فَتَأْتِيَهُم بِآيَةٍ ط وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ لَجَمَعَهُمْ عَلَى الْهُدَىٰ فَلَا تَكُونَنَّ
مِنَ الْجَاهِلِينَ ﴿٣٥﴾ إِنَّمَا يَسْتَجِيبُ الَّذِينَ يَسْمَعُونَ ط وَالْمَوْتَىٰ يَبْعَثُهُمُ اللَّهُ ثُمَّ إِلَيْهِ
يُرْجَعُونَ ﴿٣٦﴾ وَقَالُوا لَوْلَا نُزِّلَ عَلَيْهِ آيَةٌ مِّن رَّبِّهِ ط قُلْ إِنَّ اللَّهَ قَادِرٌ عَلَىٰ أَن يُنَزِّلَ آيَةً
وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ﴿٣٧﴾ وَمَا مِن دَابَّةٍ فِي الْأَرْضِ وَلَا طَائِرٍ يَطِيرُ بِجَنَاحَيْهِ إِلَّا
أُمَمٌ أَمْثَالُكُم ط مَا فَرَّطْنَا فِي الْكِتَابِ مِن شَيْءٍ ثُمَّ إِلَىٰ رَبِّهِمْ يُحْشَرُونَ ﴿٣٨﴾

قَدۡ خَسِرَ الَّذِیۡنَ کَذَّبُوۡا بِلِقَآءِ اللّٰہِ ؕ حَتّٰۤی اِذَا جَآءَتۡہُمُ السَّاعَۃُ بَغۡتَۃً قَالُوۡا یٰحَسۡرَتَنَا عَلٰی مَا فَرَّطۡنَا فِیۡہَا ۙ وَ ہُمۡ یَحۡمِلُوۡنَ اَوۡزَارَہُمۡ عَلٰی ظُہُوۡرِہِمۡ

قَدۡ خَسِرَ الَّذِیۡنَ - یقیناً گھاٹے میں رہے وہ لوگ جنھوں نے

کَذَّبُوۡا بِلِقَآءِ اللّٰہِ - جھٹلایا اللہ کی ملاقات کو

لقاء - ملاقات، ملنا

حَتّٰۤی اِذَا جَآءَتۡہُمُ - یہاں تک کہ جب کبھی آئی ان کے پاس

السَّاعَۃُ بَغۡتَۃً - (موت کی) گھڑی اچانک

بَغۡتَۃً - ایک دم، اچانک، کسی چیز کا اچانک ظہور پزیر ہو جانا کہ گمان نہ ہو

قَالُوۡا یٰحَسۡرَتَنَا - وہ کہنے لگے ہائے ہماری حسرت

عَلٰی مَا فَرَّطۡنَا فِیۡہَا - اس پر جو ہم نے کوتاہی کی اس میں

فَرَّطَ یُفَرِّطُ ، تَفۡرِیطًا کوتاہی کرنا

(II)

وَ ہُمۡ یَحۡمِلُوۡنَ - اور وہ اٹھائیں گے

اَوۡزَارَہُمۡ عَلٰی ظُہُوۡرِہِمۡ - اپنے بوجھ اپنی پیٹھوں پر

وِزْرَۃٌ (وزن) کی جمع اَوۡزَار

ظَهۡر (پیٹھ) کی جمع ظُہُوۡر

اَلَا سَآءَ مَایَزِرُوْنَ ﴿۳۱﴾ وَ مَا الْحَیٰوۃُ الدُّنْیَآ اِلَّا لَعِبٌ وَّلَھْوٌ ؕ وَ لَلدَّارُ الْاٰخِرَۃُ خَیْرٌ لِّلَّذِیْنَ یَتَّقُوْنَ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۳۲﴾

اَلَا سَآءَ - آگاہ رہو (خبردار) برا ہے

سَآءَ - حرفِ ذم (برا)

مَایَزِرُوْنَ - جو یہ بوجھ اٹھاتے ہیں

وَ مَا الْحَیٰوۃُ الدُّنْیَآ - اور نہیں ہے دنیوی زندگی

اِلَّا لَعِبٌ وَّلَھْوٌ - مگر ایک کھیل اور ایک تماشا

لَعِبٌ - کھیل

لَھْوٌ تماشا، کسی غیر مفید کام میں مشغول ہونا

وَ لَلدَّارُ الْاٰخِرَۃُ - اور یقیناً آخری گھر

دار - گھر، منزل، جگہ، (مجازاً شہر، علاقہ، دنیا، آخرت)

خَیْرٌ لِّلَّذِیْنَ - بہتر ہے ان کے لیے جو

یَتَّقُوْنَ - تقویٰ کرتے ہیں

اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ - کیا تم لوگ عقل سے کام نہیں لیتے

قیامت کا انکار دنیا کی حقیقت کو نہ سمجھنے کا نتیجہ اور دنیا سے غایت درجہ محبت کا ثمر ہے اس لیے یہاں دنیا کی حقیقت بتا دی گئی

قَدْ خَسِرَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِلِقَآءِ اللّٰهِ ؕ حَتّٰٓى اِذَا جَآءَتْهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً قَالُوْا يٰحَسْرَتَنَا عَلٰى مَا فَرَّطْنَا فِيْهَا ۙ وَهُمْ
يَحْمِلُوْنَ اَوْزَارَهُمْ عَلٰى ظُهُوْرِهِمْ ؕ اَلَا سَآءَ مَا يَزِرُوْنَ ﴿۳۱﴾ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ ؕ وَلَلدَّارُ الْاٰخِرَةُ
خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۳۲﴾

نقصان میں پڑ گئے وہ لوگ جنہوں نے اللہ سے اپنی ملاقات کی اطلاع کو جھوٹ قرار دیا جب اچانک وہ گھڑی آ جائے گی تو یہی لوگ کہیں گے "افسوس! ہم سے اس معاملہ میں کیسی تقصیر ہوئی" اور اِن کا حال یہ ہوگا کہ اپنی پیٹھوں پر اپنے گناہوں کا بوجھ لادے ہوئے ہوں گے دیکھو! کیسا برا بوجھ ہے جو یہ اٹھا رہے ہیں، دنیا کی زندگی تو ایک کھیل اور ایک تماشا ہے، حقیقت میں آخرت ہی کا مقام اُن لوگوں کے لیے بہتر ہے جو زیاں کاری سے بچنا چاہتے ہیں، پھر کیا تم لوگ عقل سے کام نہ لوگے؟

Those who consider it a lie that they will have to meet Allah are indeed the losers so much so that when that Hour comes to them suddenly they will say: 'Alas for us, how negligent we have been in this behalf .' They will carry their burden (of sins) on their backs. How evil is the burden they bear!

The life of this world is nothing but a sport and a pastime, and the life of the Hereafter is far better for those who seek to ward off their ruin. Will you not, then, understand?

وَقَدۡ خَسِرَ الَّذِيۡنَ كَذَّبُوۡا بِلِقَآءِ اللّٰهِ ؕ حَتّٰٓى اِذَا جَآءَتۡهُمُ السَّاعَةُ بَغۡتَةً قَالُوۡا يٰحَسۡرَتَنَا عَلٰى مَا فَرَّطۡنَا فِيۡهَا ۙ وَهُمۡ يَحۡمِلُوۡنَ اَوۡزَارَهُمۡ عَلٰى ظُهُوۡرِهِمۡ ؕ

منکرین ملاقات کا حسرتناک انجام

- قیامت، بعث بعد الموت ، اور حساب کتاب کے انکار کو اللہ سے ملاقات کا انکار کہا گیا ہے، اس لیے کہ اس زندگی کا سب سے اہم وقوعہ اللہ کے حضور کھڑے ہو کر اس دنیا کی زندگی کا حساب کتاب دینا ہے
- اسی حساب کتاب کے بعد دائمی انعامات و باغات کی زندگی یا پھر آگ اور عذاب کی زندگی کا فیصلہ ہوگا
- ملاقات کی اس گھڑی (حساب کے وقت) تک پہنچ جانے پر وہ سب کچھ واضح ہو چکا ہوگا جس کی خبریں انبیاء و رُسل دنیا میں دیتے رہے، اس ملاقات کا انکار کرنے والوں کی اس وقت جو کیفیت ہوگی اس کی ایک جھلک یہاں اس آیتِ کریمہ میں
- یہ لوگ اپنے پچھتاوے کا علی الاعلان اظہار کریں گے کی ہائے ہماری شامت ! ہم رسولوں کی بات کا انکار کرتے رہے یہ ہماری کوتاہیاں اور کم فہمیاں تھیں ہم محشر میں ہیں جہاں ایک ایک لمحے اور ایک ایک عمل کا حساب پوچھا جائے گا۔ ہم نہ اس دن اور اس کی ملاقات کو مانا ہی نہیں اور نہ اس کی تیاری کی اس لیے ہمارے پاس سوائے پچھتاوے کے اور کچھ نہیں۔ لیکن یہ پچھتاوہ کسی کام نہ آئے گا
- تصویر لفظی : ان کا حال یہ ہوگا کہ یہ اپنے کفر و معصیت کے بوجھ اور اپنی زندگی بھر کی بداعمالیاں اپنی کمروں پر اٹھائے کھڑے ہوں گے (کیا اعمال کا وزن ہوگا؟)

قَالُوْا يٰحَسْرَتَنَا عَلٰى مَا فَرَّطْنَا فِيْهَا ۙ وَهُمْ يَحْمِلُوْنَ اَوْزَارَهُمْ عَلٰى ظُهُوْرِهِمْ ؕ اَلَا سَآءَ مَا يَزِرُوْنَ ﴿۳۱﴾

کیالوگ حشر میں اپنے اعمال کا وزن اٹھائے ہوں گے ؟

- اللہ تعالیٰ نے ایسا ہی ارشاد فرمایا ہے، اس کی قدرت سے کوئی بھی چیز بعید نہیں ہے
- اس کی عدالت دنیا کی عدالتوں جیسی نہ ہو گی، اس عدالت میں ہر انسانی عمل کو مجسم شکل میں سامنے لایا جائے گا ۔ دنیا میں ہم نے جن چیزوں کی چوری کی ہو گی اور جو کچھ چرایا ہوگا وہ اسی حالت میں ہمارے کندھوں پر لاد دیا جائے گا اور ہم اسی حالت میں بارگاہ حق میں کھڑے کیے جائیں گے
- آپ ﷺ نے ایک دن خطبہ ارشاد فرمایا ..... " اللہ کی قسم ! تم میں سے کوئی اگر اس مال میں سے کوئی چیز لے گا (چوری کرے گا) تو قیامت کے دن وہ اس چیز کو اس طرح لے کر آئے گا کہ وہ چیز اس کی گردن پر سوار ہوگی، اگر وہ اونٹ ہے تو وہ بلبلاتا ہوا اور اگر وہ گائے ہے تو وہ بولتی ہوئی اور بکری ہے تو وہ ممیاتی ہوئی آئے گی، خبردار رہو میں نے (تم لوگوں) کو پہنچا دیا ہے۔ (متفق علیہ)
- ...فَوَاللَّهِ لَا يَأْخُذُ أَحَدُكُمْ مِنْهَا شَيْئًا قَالَ هِشَامٌ بِغَيْرِ حَقِّهِ إِلَّا جَاءَ اللَّهَ يَحْمِلُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَلَا فَلَأَعْرِفَنَّ مَا جَاءَ اللَّهَ رَجُلٌ بِبَعِيرٍ لَهُ رُغَاءٌ أَوْ بِبَقَرَةٍ لَهَا خُوَارٌ أَوْ شَاةٍ تَيْعَرُ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى رَأَيْتُ بَيَاضَ إِبْطَيْهِ أَلَا هَلْ بَلَّغْتُ (البخاری ۲۱۰۵)

رب سے ملاقات (لِقَاءَ اللّٰهِ) پر تفصیلی ضمیمہ اضافی مواد کے حصے میں

قَدْ نَعْلَمُ اِنَّهٗ لَيَحْزُنُكَ الَّذِىْ يَقُوْلُوْنَ فَاِنَّهُمْ لَا يُكَذِّبُوْنَكَ وَلٰكِنَّ الظّٰلِمِيْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ يَجْحَدُوْنَ ﴿۳۳﴾ وَلَقَدْ كُذِّبَتْ رُسُلٌ

قَدْ نَعْلَمُ - یقیناً ہم جانتے ہیں

اِنَّهٗ لَيَحْزُنُكَ - کہ یہ حقیقت ہے کہ آپ کو ضرور رنجیدہ کرتی ہے

حَزَنَ يَحْزُنُ ، حُزْنًا
غمگیں ہونا

الَّذِىْ يَقُوْلُوْنَ - وہ (بات) جو یہ لوگ کہتے ہیں

فَاِنَّهُمْ لَا يُكَذِّبُوْنَكَ - تو بیشک یہ لوگ نہیں جھٹلاتے آپ کو

وَلٰكِنَّ الظّٰلِمِيْنَ - اور لیکن (بلکہ) یہ ظالم لوگ

بِاٰيٰتِ اللّٰهِ - اللہ کی نشانیوں کا

يَجْحَدُوْنَ - جانتے بوجھتے انکار کرتے ہیں

جَحَدَ يَجْحَدُ ، جَحْدًا و جُحُوْدًا انکار کرنا

فعل جحد (past negative) - مضارع
پر اگر لَمْ آئے تو یہ ماضی میں نفی کے معنی

وَلَقَدْ كُذِّبَتْ - اور بیشک جھٹلائے جاچکے ہیں

مِّنْ قَبْلِكَ فَصَبَرُوْا عَلٰى مَا كُذِّبُوْا وَ اُوْذُوْا حَتّٰٓى اَتٰىهُمْ نَصْرُنَا ۚ وَ لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ ۚ وَلَقَدْ جَآءَكَ مِنْ نَّبَاِی الْمُرْسَلِيْنَ ﴿٣٤﴾

رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِكَ - بہت سے رسول آپ سے پہلے

فَصَبَرُوْا عَلٰى مَا كُذِّبُوْا - تو وہ ثابت قدم رہے اس پر جس پر انہیں جھٹلایا گیا

وَ اُوْذُوْا حَتّٰٓى - اور انہیں اذیت دی گئی یہاں تک کہ

آذَى يُؤْذِي ، إِيْذَاءً - ستانا
، تکلیف دینا، اذیت دینا (IV)

اَتٰىهُمْ نَصْرُنَا - آئی ان کے پاس ہماری مدد

وَ لَا مُبَدِّلَ - اور کوئی بھی بدلنے والا نہیں

بَدَّلَ يُبَدِّلُ ، تَبْدِيلاً - بدلنا، تبدیل کرنا (II)

لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ - اللہ کے فرمانوں کو

وَلَقَدْ جَآءَكَ - اور بیشک آچکی ہیں آپ کے پاس (کچھ خبریں)

مِنْ نَّبَاِی الْمُرْسَلِيْنَ - بھیجے ہوئیں (یعنی رسولوں) کی خبر میں سے

قَدْ نَعْلَمُ اِنَّهٗ لَيَحْزُنُكَ الَّذِىْ يَقُوْلُوْنَ فَاِنَّهُمْ لَا يُكَذِّبُوْنَكَ وَلٰكِنَّ الظّٰلِمِيْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ يَجْحَدُوْنَ ﴿۳۳﴾ وَ
لَقَدْ كُذِّبَتْ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِكَ فَصَبَرُوْا عَلٰى مَا كُذِّبُوْا وَاُوْذُوْا حَتّٰۤى اَتٰىهُمْ نَصْرُنَا ۚ وَلَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِ
اللّٰهِ ۚ وَلَقَدْ جَآءَكَ مِنْ نَّبَاِى الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۳۴﴾

اے محمدؐ! ہمیں معلوم ہے کہ جو باتیں یہ لوگ بناتے ہیں ان سے تمہیں رنج ہوتا ہے، لیکن یہ لوگ تمہیں نہیں جھٹلاتے بلکہ یہ ظالم دراصل اللہ کی آیات کا انکار کر رہے ہیں آپ سے پہلے بھی بہت سے رسول جھٹلائے جا چکے ہیں، مگر اس تکذیب پر اور اُن اذیتوں پر جو انہیں پہنچائی گئیں، انہوں نے صبر کیا، یہاں تک کہ انہیں ہماری مدد پہنچ گئی اللہ کی باتوں کو بدلنے کی طاقت کسی میں نہیں ہے، اور پچھلے رسولوں کے ساتھ جو کچھ پیش آیا اس کی خبریں تمہیں پہنچ ہی چکی ہیں

(O Muhammad!) We know indeed that the things they say grieve you, though in truth it is not you whom they give the lie to, but it is the signs of Allah that these wrong-doers reject Messengers before you have been given the lie to, and they endured with patience their being given the lie to and being persecuted until the time when Our help reached them. None has the power to alter the words of Allah. Indeed some account of the Messengers has already reached you.

قَدْ نَعْلَمُ اِنَّهٗ لَيَحْزُنُكَ الَّذِىْ يَقُوْلُوْنَ فَاِنَّهُمْ لَا يُكَذِّبُوْنَكَ وَلٰكِنَّ الظّٰلِمِيْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ يَجْحَدُوْنَ ﴿۳۳﴾

آپ ﷺ کے لیے تسکین و تسلی کا سامان

- آپ ﷺ کے مخالفین (قریشِ مکہ) کا آپؐ کو جھٹلانا حقیقت میں آپؐ کی لائی ہوئی دعوت، آپؐ کے پیش کردہ قرآن اور دین اسلام کو جھٹلانا تھا
- آپ ﷺ سے معجزوں کے مطالبے (جن کا ذکر آیت ۸ میں) بھی آپ کے لیے تکلیف و حزن کا باعث
- اللہ نے آپؐ کو رسول بنا کر بھیجا، اس نے آپؐ پر قرآن اتارا، اس نے آپؐ پر وحی بھیجی، اس نے آپؐ کو حکم دیا کہ اس دین کی دعوت لوگوں تک پہنچائیں، اب آپؐ کو جھٹلانے والا دراصل اللہ کو جھٹلا رہا ہے
- آپ ﷺ کو تسلی دی گئی کہ ان منکرین حق ظالموں کی اصل دشمنی حق کے ساتھ ہے ان بدبختوں کی جنگ دراصل آپؐ سے نہیں ہے بلکہ اللہ تعالیٰ سے ہے۔ سو ان سے وہ خود ہی نمٹ لے گا
- آپ ﷺ کی جتنی تکذیب کی گئ وہ بطورِ رسول کی گئ، جب تک آپؐ نے اس دعوت کو پیش کرنا شروع نہیں کیا تھا یہی لوگ آپؐ کو الصادق الأمین کہتے تھے، آپ ﷺ کے بدترین دشمن ابو جہل کی کئ مرتبہ کی گواہی تاریخ میں ثبت جب اس نے آپ کؐ کے اعلیٰ اخلاق و کردار کی شہادت دی مگر بطور رسول انکار کیا
- اس آیتِ کریمہ میں اللہ کی طرف سے آپؐ سے خطاب کے توسط سے ہر داعیٔ حق کے لیے تسکین و تسلی کا سامان کہ دراصل اللہ کے دین کی اقامت و تبلیغ کے راستے میں تکالیف کا ازالہ و اجر کی نسبت اللہ کی طرف

لَقَدْ كُذِّبَتْ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِكَ فَصَبَرُوْا عَلٰى مَا كُذِّبُوْا وَ اُوْذُوْا حَتّٰٓى اَتٰىهُمْ نَصْرُنَا ۚ وَلَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ ۚ وَلَقَدْ جَآءَكَ مِنْ نَّبَاِى الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۳۴﴾

حق و باطل کی کشمکش کے لیے اللہ کا نا قابل تبدیل قانون

- یہ آیت مبارکہ بھی سابقہ آیت کے مضمون (آپ ؐ کو تسکین و تسلی) کی تائید و تقویت کے لیے، جس میں اس سنتِ الٰہی کا ذکر کہ اس راستے کے تمام راہیوں (انبیاء و رُسل اور ان کے متبعین) کو اللہ تعالیٰ کی براہ راست مدد سے ہمکنار ہونے کے لیے ابتلا و امتحان کے ایک طویل اور صبر آزما مرحلے سے گزرنا پڑتا ہے۔
- یہ ناگزیر ہے کہ وہ ایک طویل مدت تک آزمائشوں کی بھٹی میں تپائے جائیں۔ اپنے صبر کا، اپنی راستبازی کا، اپنے ایثار اور اپنی فداکاری کا، اپنے ایمان کی پختگی اور اپنے توکل علی اللہ کا امتحان دیں، مصائب اور مشکلات سے گزر کر اپنے اندر وہ صفات پرورش کریں جو صرف اسی دشوار گزار گھاٹی میں پرورش پا سکتی ہیں، اپنے اعلیٰ اخلاق اور سیرت صالحہ کے ہتھیاروں سے جاہلیت پر فتح حاصل کر کے دکھائیں تب اللہ کی نصرت ٹھیک اپنے وقت پر ان کی دستگیری کے لیے آن پہنچے گی
- اس راستے پر چلنا تو اللہ نے آغازِ سفر میں ہی ایک " بھاری بوجھ " قرار دیا، یہ شہادت گہہ الفت میں قدم رکھنا ہے، یہ سفر ہے کوئے جاناں یہاں قدم قدم پہ بلائیں، یہ تو سوئے مقتل کا قصد کرنا ہے، یہاں بگڑے ہوئے حالات کے طوفانوں کا مقابلہ ہے، طائف، بدر و حنین اور احد کی دشوار گھاٹیاں ہیں، اس راہ میں چھوڑا نہیں غیروں نے کوئی ناوکِ دشنام چھوٹی نہیں اپنوں سے کوئی طرزِ ملامت
- اس راہِ وفا کے مسافروں کی سب خبریں اللہ پہنچا چکا ہے آپ صبر کیجئے (فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ أُولُو الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ)

آیات 33 – 34

- انبیاء و رُسل اور ان کے متبعین کو اہم سبق و یاد دہانی
- دین کے راستے میں مشکلات و تکالیف نا گزیر
- صبر اور استقامت، تبلیغِ دین (اقامتِ دین) کا لازمی جزو

وَاِنْ كَانَ كَبُرَ عَلَيْكَ اِعْرَاضُهُمْ فَاِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ تَبْتَغِيَ نَفَقًا فِى الْاَرْضِ اَوْ سُلَّمًا فِى السَّمَآءِ فَتَاْتِيَهُمْ بِاٰيَةٍ ؕ

وَاِنْ كَانَ كَبُرَ - اور اگر ہے بہت بھاری (شاق)

كَبُرَ يَكْبُرُ ، كِبْرًا و كُبْرًا بھاری ہونا

عَلَيْكَ اِعْرَاضُهُمْ ۔ آپ پر ان کا اعراض کرنا

أعْرَضَ يُعْرِضُ ، إعْرَاضًا
منہ پھیرنا، اعراض کرنا (IV)

فَاِنِ اسْتَطَعْتَ ۔ تو اگر آپ میں استطاعت ہے

اَنْ تَبْتَغِيَ ۔ کہ آپ تلاش کریں

اِبْتَغَى يَبْتَغِي ، اِبتِغاءً چاہنا، تلاش کرنا (IV)

نَفَقًا فِى الْاَرْضِ ۔ کوئی سرنگ زمین میں

نَفَق ۔ سرنگ، کوئی چیز جو دو رُخ ہو

نفاق، منافق، انفاق، نفقہ، منافقت

اَوْ سُلَّمًا فِى السَّمَآءِ ۔ کوئی سیڑھی آسمان میں

سُلَّم ۔ سیڑھی (س ل م)

س ل م کثیر المعانی مادہ ۔ اسلام، مسلم، السّلام (اللہ کا صفاتی نام)، سلیم، تسلیم، سلامتی، مسلّم، سلام، سالم

سُلّم ۔ سیڑھی (وہ چیز جو کسی بلند مقام تک پہنچنے کا وسیلہ ہو تا کہ زمینی خطرے سے سلامتی حاصل ہو سکے

فَتَاْتِيَهُمْ بِاٰيَةٍ ؕ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَجَمَعَهُمْ عَلَى الْهُدٰى فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ ﴿۳۵﴾

فَتَاْتِيَهُمْ - تو آپ لے آئیں ان کے پاس

أتَى يَأتِي ، إتْيانًا - آنا، لے آنا

بِاٰيَةٍ - کوئی نشانی

وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ - اور اگر چاہتا اللہ

لَجَمَعَهُمْ - تو یقیناً جمع کر دیتا ان کو

عَلَى الْهُدٰى - ہدایت پر

فَلَا تَكُوْنَنَّ - پس آپ ہرگز نہ ہوں

مِنَ الْجٰهِلِيْنَ - نادانوں میں سے

جاهل: اردو میں یہ لفظ ان پڑھ، بے علم، ناواقف، بے خبر

عربی میں یہ لفظ علم اور حلم دونوں کے ضد کی حیثیت سے آتا ہے، غالب استعمال 'حلم' کے ضد کی حیثیت ہی سے ہے
اس وجہ سے اس کے معنی 'جذبات سے مغلوب ہو جانا' - انبیاء علیہ السلام کے ضمن میں جذبات خیر میں سے کسی
جذبے کا غلبہ ہونا (جو کہ بجائے خود ایک اعلیٰ بات ہے لیکن انبیاء چونکہ معیار و کسوٹی اس لیے ان کی بھی تصحیح کی گئی)

وَاِنۡ كَانَ كَبُرَ عَلَيۡكَ اِعۡرَاضُهُمۡ فَاِنِ اسۡتَطَعۡتَ اَنۡ تَبۡتَغِىَ نَفَقًا فِى الۡاَرۡضِ اَوۡ سُلَّمًا فِى
السَّمَآءِ فَتَاۡتِيَهُمۡ بِاٰيَةٍ‌ ؕ وَلَوۡ شَآءَ اللّٰهُ لَجَمَعَهُمۡ عَلَى الۡهُدٰى فَلَا تَكُوۡنَنَّ مِنَ الۡجٰهِلِيۡنَ ﴿۳۵﴾

تاہم اگر ان لوگوں کی بے رخی تم سے برداشت نہیں ہوتی تو اگر تم میں کچھ زور ہے تو زمین میں کوئی سرنگ ڈھونڈو یا آسمان میں سیڑھی لگاؤ اور ان کے پاس کوئی نشانی لانے کی کوشش کرو اگر اللہ چاہتا تو ان سب کو ہدایت پر جمع کر سکتا تھا، لہٰذا سو تو نادانوں میں سے نہ ہو

Nevertheless, if their turning away grieves you, then seek - if you can - either a way down into the earth or a ladder to the heavens, and try to bring to them some sign. Had Allah so willed, He would have gathered them all to the true guidance. Do not, then, be among the ignorant.

وَاِنۡ كَانَ كَبُرَ عَلَيۡكَ اِعۡرَاضُهُمۡ فَاِنِ اسۡتَطَعۡتَ اَنۡ تَبۡتَغِىَ نَفَقًا فِى الۡاَرۡضِ اَوۡ سُلَّمًا فِى السَّمَآءِ فَتَاۡتِيَهُمۡ بِاٰيَةٍ ؕ

بظاہر محبت آمیز عتاب — اصل روئے سخن کفار مکہ کی ہٹ دھرم قیادت

- اللہ کے بھیجے ہوئے انبیاء ورُسل کے اندر اس بات کی شدید آرزو ہوتی ہے کہ اُن کی قوم ایمان لائے تاکہ وہ عذاب الٰہی سے بچ جائے۔ یہ جذبہ اُن کی رافت ورحمت کی دلیل اور اُن کی غیرت حق کی شہادت ہے
- لیکن یہ جذبہ بھی اسی حد تک مطلوب ہے جس حد تک اللہ تعالیٰ کی اس سنت سے ہم آہنگ ہے جو لوگوں کے کفر وایمان کے معاملے میں اللہ تعالیٰ نے پسند فرمائی ہے اور جس کا ذکر سابقہ آیت (34) میں ہوا۔ اگر اس حد سے اس کے آگے بڑھنے کے آثار ظاہر ہوتے ہیں تو اللہ تعالیٰ اپنے پیغمبر کو اس سے روک دیتا ہے۔
- لوگوں کا آپ ﷺ اور آپؐ کے لائے ہوئے پیغام حق کو جھٹلانا آپؐ پر بہت شاق تھا، آپؐ کو لوگوں کے ہدایت پانے اور ایمان لانے کی بہت زیادہ تمنا تھی۔ بسا اوقات آپ کے دل میں یہ خواہش پیدا ہوتی تھی کہ کاش کوئی نشانی خدا کی طرف سے ایسی ظاہر ہو جس سے ان لوگوں کا کفر ٹوٹے اور یہ میری صداقت تسلیم کر لیں۔ آپؐ کی اسی خواہش کا جواب اس آیت میں دیا گیا ہے: (اور منکرین حق کو بھی یہ بات دوٹوک بتا دی گئی)
- اے نبی (ﷺ) یہ تو ہماری سنت ہے۔ اگر ان لوگوں کی بے رخی اور ان کی جانب سے مسلسل تکذیب آپ برداشت نہیں کر سکتے اور آپ بہر حال انھیں کوئی معجزہ ہی دکھانا چاہتے ہیں تو پھر اگر آپ کے اندر استطاعت ہے تو آپ زمین میں کوئی سرنگ ڈھونڈ لیں یا آسمان تک پہنچنے کے لیے کوئی سیڑھی لگا لیں اور اس طرح ان لوگوں کے سامنے کوئی حیران کن معجزہ پیش کر دیں۔ اللہ کی سکیم میں اس تدبیر کی کوئی جگہ نہیں

وَاِنۡ كَانَ كَبُرَ عَلَيۡكَ اِعۡرَاضُهُمۡ فَاِنِ اسۡتَطَعۡتَ اَنۡ تَبۡتَغِىَ نَفَقًا فِى الۡاَرۡضِ اَوۡ سُلَّمًا فِى السَّمَآءِ فَتَاۡتِيَهُمۡ بِاٰيَةٍ ‌ؕ

اللہ کی سنت کا تذکرہ:

- کہ ہمارا قانون نہیں کہ کسی کو زبردستی ایمان پر مجبور کریں اور ان کو ایسی نشانیاں دکھائیں کہ وہ مجبور ہو کر اسلام قبول کرلیں
- اگر اللہ کو یہ منظور ہوتا تو یہ سارا کام تو اس کے ایک تخلیقی اشارے سے ممکن تھا۔ وہ چاہتا تو سب ایمان والے ہوتے، اسے پیغمبر بھیجنے اور کتابیں اتارنے کی کیا ضرورت ہی نہ تھی!
- اس نے انسانی اصلاح کے لیے جو طریقہ اختیار پسند کیا ہے وہ یہ ہے کہ لوگ اپنے کان، آنکھ اور عقل وادراک کو استعمال کریں۔ آفاق وانفس کے دلائل پر غور کریں، اللہ کے رسول کی باتیں سنیں، ان پر غور و فکر کے بعد اپنے اختیار وارادہ سے ایمان کی راہ اختیار کریں۔ کیونکہ انسان کو اللہ نے عقل وادراک اور اختیار وارادہ کی جس قوت سے بہرہ ور فرمایا ہے ایمان اصل میں اسی کی آزمائش ہے اور اس کے لیے اللہ کے نبیوں نے استدلال کی قوت سے کام لیا ہے۔
- بعض دفعہ ان کے ہاتھ سے معجزات کا جو ظہور ہوتا ہے، وہ صرف یہ بتانے کے لیے ہوتا ہے کہ وہ اللہ کے نبی ہیں۔ انسانی ہدایت کا دارومدار ان معجزات پر نہیں ہوتا بلکہ وہ ان کی استدلالی قوت، ان کی مضبوط شخصیت ،ان کے دل موہ لینے والے اخلاق، اور ان پر ایمان لانے والوں میں روز بروز خیر کی طلب اور خوبصورت سیرت و کردار پر ہوتا ہے۔ یہ وہ چیزیں ہیں جو دعوت الی اللہ کا اصل سرمایہ ہیں

اِنَّمَا يَسۡتَجِيۡبُ الَّذِيۡنَ يَسۡمَعُوۡنَ ؕ وَ الۡمَوۡتٰى يَبۡعَثُهُمُ اللّٰهُ ثُمَّ اِلَيۡهِ يُرۡجَعُوۡنَ ﴿۳۶﴾ وَقَالُوۡا لَوۡلَا نُزِّلَ عَلَيۡهِ اٰيَةٌ مِّنۡ رَّبِّهٖ ؕ

اِنَّمَا يَسۡتَجِيۡبُ - صرف وہ جواب دیتے ہیں (یعنی مانتے ہیں)

اِسۡتَجَابَ يَسۡتَجِيۡبُ ، اِسۡتَجَابَةً - قبول کرنا (x)

اردو میں : جواب، اجابت (قبولیتِ دعا)، مستجاب، مجیب

الَّذِيۡنَ يَسۡمَعُوۡنَ - جو سنتے ہیں

سننا : مراد وہ لوگ ہیں جن کے ضمیر زندہ ہیں، جنہوں نے اپنی عقل و فکر کو معطل نہیں کردیا

وَ الۡمَوۡتٰى يَبۡعَثُهُمُ اللّٰهُ - اور مُردے اٹھائے گا اللہ

ثُمَّ اِلَيۡهِ يُرۡجَعُوۡنَ - پھر اس کی طرف ہی وہ لوٹائے جائیں گے

آیت ۳۶ : قبولِ حق کے لیے سننے اور سمجھنے کی صلاحیت ضروری ہے

وَقَالُوۡا لَوۡلَا نُزِّلَ - اور انھوں نے کہا کیوں نہیں اتاری گئی

عَلَيۡهِ اٰيَةٌ مِّنۡ رَّبِّهٖ - ان پر کوئی نشانی ان کے رب (کی طرف) سے

قُلْ اِنَّ اللّٰهَ قَادِرٌ عَلٰٓى اَنْ يُّنَزِّلَ اٰيَةً وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۳۷﴾

قُلْ اِنَّ اللّٰهَ قَادِرٌ - آپ کہئے یقیناً اللہ قدرت رکھنے والا ہے

عَلٰٓى اَنْ يُّنَزِّلَ - اس پر کہ وہ اتارے

اٰيَةً - کوئی نشانی

وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ - اور لیکن ان کے اکثر

لَا يَعْلَمُوْنَ - علم نہیں رکھتے

منکرین حق کے پاس بس یہی ایک دلیل رہ گئی تھی کہ اگر یہ اللہ کے رسول ہیں تو ان پر ان کے پروردگار کی طرف سے کوئی نشانی کیوں نہیں اتار دی جاتی؟ اسی ایک حجت پر انھوں نے ڈیرہ لگا لیا تھا۔ باقی ساری دلیلوں میں وہ مات کھا رہے تھے

یہ لوگ نہیں جانتے کہ اس طرح کا معجزہ دکھانے کا نتیجہ کیا نکلے گا؟ اس طرح ان کی مہلت ختم ہو جائے گی۔ یہ ہماری رحمت ہے کہ ابھی ہم یہ معجزہ نہیں دکھا رہے۔ یہ بد بخت لوگ جس موقف پر مورچہ لگا کر بیٹھ گئے ہیں اس کی حساسیت کا انھیں علم ہی نہیں

إِنَّمَا يَسْتَجِيبُ الَّذِينَ يَسْمَعُونَ ؕ وَالْمَوْتٰى يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ ثُمَّ إِلَيْهِ يُرْجَعُونَ ﴿٣٦﴾ وَقَالُوا
لَوْلَا نُزِّلَ عَلَيْهِ اٰيَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ قُلْ إِنَّ اللّٰهَ قَادِرٌ عَلٰٓى أَنْ يُّنَزِّلَ اٰيَةً وَّلٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا
يَعْلَمُونَ ﴿٣٧﴾

دعوت حق پر لبیک وہی لوگ کہتے ہیں جو سننے والے ہیں، رہے مُردے، تو انہیں
تو اللہ بس قبروں ہی سے اٹھائے گا اور پھر وہ (اس کی عدالت میں پیش ہونے
کے لیے) واپس لائے جائیں گے۔ یہ لوگ کہتے ہیں کہ اِس نبی پر اس کے رب کی
طرف سے کوئی نشانی کیوں نہیں اتری؟ کہو، اللہ نشانی اتارنے کی پوری قدرت
رکھتا ہے، مگر ان میں سے اکثر لوگ نادانی میں مبتلا ہیں

Only they who listen can respond to the call of the Truth; as for the dead, Allah will raise them and then to Him they will be returned.
And they say: 'Why has no miraculous sign been sent down to him from his Lord?' Say: 'Surely Allah has the power to send down a sign, but most of them do not know.

وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِی الْاَرْضِ وَلَا طٰٓئِرٍ یَّطِیْرُ بِجَنَاحَیْهِ اِلَّآ اُمَمٌ اَمْثَالُكُمْ ؕ مَا فَرَّطْنَا فِی الْكِتٰبِ مِنْ شَیْءٍ ثُمَّ اِلٰی رَبِّهِمْ یُحْشَرُوْنَ ۝۳۸

وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ - اور نہیں ہے کوئی چلنے والا

دَبَّ یَدِبّ ، دَبًّا.. رینگنا، گھسٹ کر چلنا

دَابَّة - رینگ کر چلنے والے جانور - مگر اس کا اطلاق سب جانورں پر دَوابُّ (جمع) سب جانور

فِی الْاَرْضِ - زمین میں

وَلَا طٰٓئِرٍ - اور نہ ہی ہے کوئی بھی اڑنے والا

طَائر - پرندہ

طَارَ یَطِیْرُ ، طَیْرًا - اڑنا

اردو میں : طائر، طیور، طیارہ، طیار (اب تیار لکھا جاتا ہے)

طائر میں نحوست کے معنی بھی (قَالُوا طَائِرُکُمْ مَّعَکُمْ)[27:47] تمہاری نحوست تمہارے ساتھ ہے

قدیم عرب میں پرندوں سے شگون لیا جاتا تھا اور بعض کو منحوس سمجھا جاتا تھا اس بنا پر اس میں یہ معنی

یَّطِیْرُ بِجَنَاحَیْهِ - جو اڑتا ہے اپنے دونوں بازوؤں سے

جَنَاح- بازو/پَر

جَنَاحَین- دو بازو

جَنَحَ یَجْنَحُ ، جُنُوحًا - (بازو کا) ایک طرف جھکنا، مائل ہونا

وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ (۱۷/۲۴) ، وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِلْمُؤْمِنِينَ (۱۵/۸۸)

وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِی الْاَرْضِ وَلَا طٰٓئِرٍ یَّطِیْرُ بِجَنَاحَیْهِ اِلَّآ اُمَمٌ اَمْثَالُكُمْ ؕ مَا فَرَّطْنَا فِی الْكِتٰبِ مِنْ شَیْءٍ ثُمَّ اِلٰی رَبِّهِمْ یُحْشَرُوْنَ ۝۳۸

اِلَّآ اُمَمٌ - مگر یہ کہ (وہ بھی) امتیں ہیں تمہاری مانند

اَمْثَالُكُمْ - تمہاری مانند

مَا فَرَّطْنَا فِی الْكِتٰبِ - ہم نے کمی نہیں کی کتاب میں

فَرَّطَ یُفَرِّطُ ، تَفْرِیْطًا - کمی کرنا، کوتاہی کرنا، حد سے تجاوز کرنا (II)

اردو میں : افراط (زیادتی)، تفریط (کمی)، افراتفری (بدانتظامی) بھی افراط تفریط سے بگڑ کر بنا ہے

مِنْ شَیْءٍ - کچھ بھی

ثُمَّ اِلٰی رَبِّهِمْ - پھر ان کے رب کی طرف ہی

یُحْشَرُوْنَ - وہ جمع کیے جائیں گے

وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا صُمٌّ وَّ بُكْمٌ فِى الظُّلُمٰتِ ؕ مَنْ يَّشَاِ اللّٰهُ يُضْلِلْهُ ؕ وَمَنْ يَّشَاْ يَجْعَلْهُ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۳۹﴾

وَالَّذِيْنَ - اور وہ لوگ جنھوں نے

كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا - جھٹلایا ہماری نشانیوں کو

صُمٌّ وَّ بُكْمٌ - بہرے ہیں اور گونگے ہیں

صُمٌّ - أَصَمُّ کی جمع، معنی بہرہ

بُكْمٌ - أعْمی کی جمع، معنی گونگا

فِى الظُّلُمٰتِ - (وہ) اندھیروں میں ہیں

مَنْ يَّشَاِ اللّٰهُ - جس کو چاہتا ہے اللہ

يُضْلِلْهُ - (تو) وہ گمراہ کرتا ہے اس کو

وَمَنْ يَّشَاْ يَجْعَلْهُ - اور جس کو وہ چاہتا ہے (تو) وہ ڈالتا ہے اس کو

عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ - ایک سیدھے راستے پر

وَ مَا مِنۡ دَآبَّةٍ فِی الۡاَرۡضِ وَ لَا طٰٓئِرٍ یَّطِیۡرُ بِجَنَاحَیۡهِ اِلَّاۤ اُمَمٌ اَمۡثَالُکُمۡ ؕ مَا فَرَّطۡنَا فِی
الۡکِتٰبِ مِنۡ شَیۡءٍ ثُمَّ اِلٰی رَبِّهِمۡ یُحۡشَرُوۡنَ ﴿۳۸﴾ وَ الَّذِیۡنَ کَذَّبُوۡا بِاٰیٰتِنَا صُمٌّ وَّ بُکۡمٌ فِی
الظُّلُمٰتِ ؕ مَنۡ یَّشَاِ اللّٰهُ یُضۡلِلۡهُ ؕ وَ مَنۡ یَّشَاۡ یَجۡعَلۡهُ عَلٰی صِرَاطٍ مُّسۡتَقِیۡمٍ ﴿۳۹﴾

زمین میں چلنے والے کسی جانور اور ہوا میں پروں سے اڑنے والے کسی پرندے کو دیکھ لو، یہ سب تمہاری ہی طرح کی انواع ہیں، ہم نے ان کی تقدیر کے نوشتے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی ہے، پھر یہ سب اپنے رب کی طرف سمیٹے جاتے ہیں

There is no animal that crawls on the earth, no bird that flies with its two wings, but are communities like you. We have neglected nothing in the Book (of decree). Then to their Lord will they all be mustered.

محمد اقبال

وَمَا مِنۡ دَآبَّةٍ فِى الۡاَرۡضِ وَلَا طٰۤـئِرٍ يَّطِيۡرُ بِجَنَاحَيۡهِ اِلَّاۤ اُمَمٌ اَمۡثَالُكُمۡ‌ ؕ مَا فَرَّطۡنَا فِى الۡكِتٰبِ مِنۡ شَىۡءٍ‌ ثُمَّ اِلٰى رَبِّهِمۡ يُحۡشَرُوۡنَ ﴿۳۸﴾

آفاق میں عقل والوں کے لیے نشانیاں

- گذشتہ آیات میں نبی اکرم ﷺ سے منکرین حق نے کسی نشانی (معجزے) کا تقاضا کیا - اب یہاں ان نشانیاں مانگنے والوں کو آفاق کی نشانیوں کی طرف متوجہ کیا گیا کہ تم کوئی ایک نشانی مانگتے ہو، خدا کی پوری کائنات نشانیوں سے بھری پڑی ہے، زمین پر چلنے والا ہر جاندار اور فضا میں اڑنے والا ہر پرندہ خدا کی ایک نشانی
- اگرچہ آیت کریمہ میں صرف جانوروں اور پرندوں کا ذکر ہے لیکن اُمَمٌ اَمۡثَالُكُمۡ کہہ کر تمام کائنات کی نشانیوں کی طرف توجہ دلائی گئی ہے، ذرا غور کرو کہ ان تمام جانوروں، پرندوں اور کیڑوں مکوڑوں کے رہنے سہنے کے بھی اپنے اپنے طور طریقے اور نظام ہیں، ان کے اپنے leaders ہوتے ہیں، ان کے دفاع، سماجی اور بقا کے لیے ضروری وظائف بجالانے والے مامور کارندے
- یہ پورا صحیفہ کائنات مختلف لانواع نشانیوں سے لبریز جس میں مشاہداتی نشانیاں بھی ہیں، علمی بھی، آفاقی بھی، انفسی بھی، تاثراتی بھی ہیں، انفعالی بھی، ذہنی بھی ہیں اور ذوقی بھی (ہر فرد کے ذوق اور استعداد کے مطابق)
- قرآن مجید نے اللہ کے وجود اس کی وحدانیت انسان کی اصل حیثیت اور اس کی عبدیت، کائنات سے انسان کا رشتہ، شریعت بطور انسانی ضرورت، اللہ کی ہدایت اور راہنمائی کی طلب و حاجت میں سے کوئی ایسی بات نہیں جس پر مختلف اسالیب کے ساتھ اور مختلف انداز میں دلائل کا ایک انبار نہ لگایا ہو۔ یہ چونکہ ہر طرح کی نشانی سے آنکھیں بند کرکے اپنے آپ کو ہدایت سے محروم کرچکے ہیں اب قیامت کو اللہ کے حضور ان کی پیشی پر انکا حساب..

لِقَاءَ اللّٰہِ

مَنْ اَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰہِ اَحَبَّ اللّٰہُ لِقَاءَہُ

اللہ سے ملاقات - لِقَاءَ اللَّهِ (وقَدْ خَسِرَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِلِقَآءِ اللّٰهِ)

- رب سے ملاقات کا ذکر قرآنِ مجید میں ۳۳ مرتبہ آیا ہے
- اس کی اہمیت کی وجہ سے یہ مضمون قرآن میں اتنی بار اور کئی مختلف اسالیب میں آیا ہے

اللہ سے ملاقات کا ذکر - کن احوال میں؟ کیسے؟

- ہر پہلو سے - ملاقات کا یقینی ہونا، ملاقات کا انکار، انکار کے عواقب اور نتائج، اس ملاقات کو بھول جانا، بھول جانے کے عواقب اور نتائج، ملاقات کو یاد رکھنے والے، ملاقات کی تیاری کرنے والے، ملاقات کی تیاری کرنے والوں کا انجام خیر، ملاقات کی کیفیت

اللہ سے ملاقات - یقینی

- يَا أَيُّهَا الْإِنسَانُ إِنَّكَ كَادِحٌ إِلَىٰ رَبِّكَ كَدْحًا فَمُلَاقِيهِ (84/06) اے انسان، تو کشاں کشاں اپنے رب کی طرف چلا جارہا ہے، اور اُس سے ملنے والا ہے

ملاقات کی کیفیت

- وَكُلُّهُمْ آتِيهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَرْدًا .... 19/95 سب قیامت کے روز فرداً فرداً اس کے سامنے حاضر ہوں گے
- وَلَقَدْ جِئْتُمُونَا فُرَادَىٰ كَمَا خَلَقْنَاكُمْ أَوَّلَ مَرَّةٍ ... 6/94 لو اب تم ویسے ہی تن تنہا ہمارے سامنے حاضر ہوگئے جیسا ہم نے تمہیں پہلی مرتبہ اکیلا پیدا کیا تھا

اللہ سے ملاقات - لِقَاءَ اللَّهِ

ملاقات کی کیفیت

- اللہ سے ملاقات کو حدیثِ مبارکہ میں بھی بیان کیا گیا ہے

عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلا سَيُكَلِّمُ رَبَّهُ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ تُرْجُمَانٌ ، ثُمَّ يَنْظُرُ مَنْ أَيْمَنَ مِنْهُ فَلا يَرَى إِلا مَا قَدَّمَ مِنْ عَمَلِهِ ، ثُمَّ يَنْظُرُ أَشْأَمَ مِنْهُ ، فَلا يَرَى إِلا مَا قَدَّمَ ، ثُمَّ يَنْظُرُ بَيْنَ يَدَيْهِ ، فَلا يَرَى إِلا النَّارَ تِلْقَاءَ وَجْهِهِ ، فَاتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ

تم سے ہر شخص سے اللہ تعالیٰ براہ راست گفتگو کریگا (حساب لے گا)، کہ درمیان میں کوئی ترجمان نہ ہو گا - جب یہ شخص دائیں جانب دیکھے گا تو سوائے اپنے اعمال کے کچھ نہ پائے گا اور جب وہ بائیں جانب دیکھے گا تو ادھر بھی تو سوائے اپنے اعمال کے کچھ نہ پائے گا پھر سامنے دیکھے گا تو وہاں جہنم اپنی ہولناکیوں کے ساتھ موجود ہو گی، تو پھر اے لوگو آگ سے بچنے کی فکر کرو چاہے کھجور کا آدھا حصہ ہی دیکر - (متفق علیہ)

سب قیامت کے روز فرداً فرداً اس کے سامنے حاضر ہوں گے

- عن عائشة رضي الله عنها قالت: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم-: «مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللهِ أَحَبَّ اللهُ لِقَاءهُ، وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللهِ كَرِهَ اللهُ لِقَاءهُ»... متفق عليه عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جو شخص اللہ سے ملاقات کو پسند کرتا ہے، اللہ بھی اس سے ملاقات کو پسند کرتا ہے۔ اور جو اللہ سے ملنا ناپسند کرتا ہے تو اللہ بھی اس سے ملنا ناپسند کرتا ہے

اللہ سے ملاقات - لِقَاءَ اللَّهِ

ملاقات سے انکار کرنے والے / ان کا انجام

- اللہ سے ملاقات کے سلسلے کی آیات قرآنیہ میں سب سے زیادہ انہی لوگوں کا ذکر آیا ہے
- وَالَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا وَلِقَاءِ الْآخِرَةِ حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ ۚ هَلْ يُجْزَوْنَ إِلَّا مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ 7/147

اور جن لوگوں نے ہماری آیتوں کو اور آخرت کی ملاقات کو جھٹلایا ان کے اعمال برباد ہوگئے یہ جیسے عمل کرتے ہیں ویسا ہی ان کو بدلہ ملے گا

- أُولَٰئِكَ الَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِ رَبِّهِمْ وَلِقَائِهِ فَحَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ فَلَا نُقِيمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَزْنًا 18/105

یہ وہ لوگ ہیں جنھوں نے اپنے رب کی آیات کو ماننے سے انکار کیا اور اس کے حضور پیشی کا یقین نہ کیا اس لیے اُن کے سارے اعمال ضائع ہوگئے، قیامت کے روز ہم انہیں کوئی وزن نہ دیں گے

- قَدْ خَسِرَ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِلِقَاءِ اللَّهِ ۖ .... 6/31 -
- وہ لوگ تباہ ہوئے جنھوں نے اپنے رب کی ملاقات کو جھٹلایا یہاں تک کہ جب ان پر قیامت اچانک آ پہنچے گی تو کہیں گے اے افسوس ہم نے اس میں کیسی کوتاہی کی اور وہ اپنے بوجھ اپنے پیٹوں پر اٹھائیں گے خبردار وہ برا بوجھ ہے جسے وہ اٹھائیں گے

اللہ سے ملاقات - لِقَاءَ اللَّهِ

ملاقات کو بھول جانے والے

- اللہ سے ملاقات کے سلسلے کی آیات قرآنیہ میں سب سے زیادہ انہی لوگوں کا ذکر آیا ہے
- فَذُوقُوا بِمَا نَسِيتُمْ لِقَاءَ يَوْمِكُمْ هَٰذَا إِنَّا نَسِينَٰكُمْ ۖ وَذُوقُوا عَذَابَ الْخُلْدِ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ 23/14

پس اب چکھو مزا اپنی اِس حرکت کا کہ تم نے اس دن کی ملاقات کو فراموش کر دیا، ہم نے بھی اب تمہیں فراموش کر دیا ہے۔ چکھو ہمیشگی کے عذاب کا مزا اپنے کرتوتوں کی پاداش میں

- وَقِيلَ الْيَوْمَ نَنْسَٰكُمْ كَمَا نَسِيتُمْ لِقَاءَ يَوْمِكُمْ هَٰذَا وَمَأْوَاكُمُ النَّارُ وَمَا لَكُمْ مِنْ نَاصِرِينَ 45/34

اور ان سے کہہ دیا جائے گا کہ آج ہم بھی اُسی طرح تمہیں بھلائے دیتے ہیں جس طرح تم اِس دن کی ملاقات کو بھول گئے تھے۔ تمہارا ٹھکانا اب دوزخ ہے اور کوئی تمہاری مدد کرنے والا نہیں ہے

- ... فَالْيَوْمَ نَنْسَاهُمْ كَمَا نَسُوا لِقَاءَ يَوْمِهِمْ هَٰذَا وَمَا كَانُوا بِآيَاتِنَا يَجْحَدُونَ .. 7/51

سو آج ہم انہیں بھلا دیں گے جس طرح انہوں نے اس دن کی ملاقات کو بھلا دیا تھا

اللہ سے ملاقات - لِقَاءَ اللّٰہِ

اللہ سے ملاقات کو بھلا دینے والے عوامل

○ الَّذِينَ اتَّخَذُوا دِينَهُمْ لَهْوًا وَلَعِبًا وَغَرَّتْهُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا ج فَالْيَوْمَ نَنْسَاهُمْ كَمَا نَسُوا لِقَاءَ يَوْمِهِمْ هٰذَا وَمَا كَانُوا بِآيَاتِنَا يَجْحَدُونَ 7/51 جنہوں نے اپنا دین تماشا اور کھیل بنایا اور انہیں دنیا کی زندگی نے دھوکے میں ڈال دیا ہے سو آج ہم انہیں بھلا دیں گے جس طرح انہوں نے اس دن کی ملاقات کو بھلا دیا تھا.......

○ يَا مَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ أَلَمْ يَأْتِكُمْ رُسُلٌ مِنْكُمْ يَقُصُّونَ عَلَيْكُمْ آيَاتِي وَيُنْذِرُونَكُمْ لِقَاءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا ج قَالُوا شَهِدْنَا عَلَىٰ أَنْفُسِنَا صلے وَغَرَّتْهُمُ الْحَيَاةُ الدُّنْيَا وَشَهِدُوا عَلَىٰ أَنْفُسِهِمْ أَنَّهُمْ كَانُوا كَافِرِينَ 6/130

اے جنو اور انسانوں ! کی جماعت کیا تمہارے پاس تم ہی میں سے رسول نہیں آئے تھے جو تمہیں میرے احکام سناتے تھے وہ اس دن کی ملاقات سے تمہیں ڈراتے تھے کہیں گے ہم اپنے گناہ کا اقرار کرتے ہیں اور انہیں دنیا کی زندگی نے دھوکہ دیا ہے اور اپنے اوپر ہی گواہی دیں گے کہ وہ کافر تھے

○ إِنَّ الَّذِينَ لَا يَرْجُونَ لِقَاءَنَا وَرَضُوا بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَاطْمَأَنُّوا بِهَا وَالَّذِينَ هُمْ عَنْ آيٰتِنَا غٰفِلُونَ o أُولٰئِكَ مَأْوَاهُمُ النَّارُ بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ 10/7-8

حقیقت یہ ہے کہ جو لوگ ہم سے ملنے کی توقع نہیں رکھتے اور دنیا کی زندگی ہی پر راضی اور مطمئن ہو گئے ہیں، اور جو لوگ ہماری نشانیوں سے غافل ہیں ان لوگوں کا ٹھکانہ جہنم کی آگ ہے ان اعمال کے بدلہ میں جو وہ کماتے رہے

اللہ سے ملاقات - لِقَاءَ اللّٰهِ

اللہ سے ملاقات کی امید رکھنے والے

- فَمَنْ كَانَ يَرْجُو لِقَاءَ رَبِّهِ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهِ أَحَدًا 18/110

پس جو کوئی اپنے رب کی ملاقات کا امیدوار ہو اسے چاہیے کہ نیک عمل کرے اور بندگی میں اپنے رب کے ساتھ کسی اور کو شریک نہ کرے

- مَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَآءَ اللّٰهِ فَإِنَّ اَجَلَ اللّٰهِ لَاٰتٍ 29/5

جس کو اللہ تعالیٰ سے ملنے کی امید ہے (اس کو تیاری کر لینی چاہیے) کیونکہ اللہ کا مقررہ کردہ وقت آنے والا ہے

جسے اللہ سے ملنا پسند ہے

- مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ، أَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهُ ، وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ، كَرِهَ اللّٰهُ لِقَاءَهُ - متفق علیہ

جو اللہ سے ملنا پسند کرتا ہے اللہ بھی اس سے ملنا پسند کرتا ہے اور جو اللہ ملنا پسند نہیں کرتا اللہ بھی اس سے ملنا پسند نہیں کرتا

اللہ سے ملاقات - لِقَاءَ اللَّهِ

جسے اللہ سے ملنا پسند ہے

جو اللہ سے ملنا پسند کرتا ہے اللہ بھی اس سے ملنا پسند کرتا ہے اور جو اللہ ملنا پسند نہیں کرتا اللہ بھی اس سے ملنا پسند نہیں کرتا

اس پر عائشہ رضی اللہ عنہا یا نبی ﷺ کی کسی دوسری زوجہ نے فرمایا ہم تو موت کو ناپسند کرتے ہیں ، تو اس پر نبی ﷺ نے فرمایا :

" یہ بات نہیں لیکن جب مومن کی موت قریب آتی ہے تو اسے اللہ تعالی کی رضا اور کرم کی خوشخبری سنائی جاتی تو اس کے نزدیک جو کچھ آگے ہے اس سے زیادہ پسند کوئی چیز نہیں ہوتی تو وہ اللہ تعالی کی ملاقات کو پسند کرتا ہے اور اللہ تعالی اس کی ملاقات کو پسند کرتا ہے اور بیشک کافر کو جب موت آتی ہے تو اسے اللہ کے عذاب اور اس کی سزا کی خبر دی جاتی ہے تو اسے اس زیادہ ناپسند کوئی چیز نہیں ہوتی جو کچھ اس کے آگے ہے وہ اللہ تعالی کی ملاقات کو ناپسند کرتا اور اللہ تعالی اس کی ملاقات کو ناپسند کرتا ہے "

[مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ أَحَبَّ اللَّهُ لِقَاءَهُ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللَّهِ كَرِهَ اللَّهُ لِقَاءَهُ قَالَتْ عَائِشَةُ أَوْ بَعْضُ أَزْوَاجِهِ إِنَّا لَنَكْرَهُ الْمَوْتَ قَالَ لَيْسَ ذَاكِ وَلَكِنَّ الْمُؤْمِنَ إِذَا حَضَرَهُ الْمَوْتُ بُشِّرَ بِرِضْوَانِ اللَّهِ وَكَرَامَتِهِ فَلَيْسَ شَيْءٌ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا أَمَامَهُ فَأَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ وَأَحَبَّ اللَّهُ لِقَاءَهُ وَإِنَّ الْكَافِرَ إِذَا حُضِرَ بُشِّرَ بِعَذَابِ اللَّهِ وَعُقُوبَتِهِ فَلَيْسَ شَيْءٌ أَكْرَهَ إِلَيْهِ مِمَّا أَمَامَهُ كَرِهَ لِقَاءَ اللَّهِ وَكَرِهَ اللَّهُ لِقَاءَهُ – صحيح البخاري]

اللہ سے ملاقات - لِقَاءَ اللّٰہِ

اللہ سے ملنا کس کو پسند ہوگا؟

- جو اس دنیا میں حقیقتاً، شعوری طور پہ اللہ کا بندہ ہے
- اسی کا غلام اور اسی کا عبد ہے- سارے جھوٹے معبودوں اور طاغوت کا انکاری ہے
- اسی کے قانون کو سب سے برتر قانون مانتا بھی ہے، اپنے اوپر بھی لاگو کرتا ہے اور معاشرے میں بھی اسی کے نفاذ کا خواہاں ہے
- اسی کے گن گاتا ہے اسی کے نفاذ کیلیئے جدوجہد کرتا ہے
- اپنی جان، اپنا مال، اپنے اوقات، اپنے وسائل عندالطلب قربان کرنے کے لیے ہر وقت تیار رہتا ہے
- جو لوگوں سے جڑتا ہے تو اسی کے لیئے، کٹتا ہے تو اسی کے لیئے
- زندگی کی ہر ضرورت اسی اللہ سے مانگتا ہے، ہر مشکل میں اسی کو پکارتا ہے
- لوگوں کو دیتا ہے تو اللہ کیلیئے اور روکتا ہے تو اسی کے لیئے
- مخلوق کی خدمت کرتا ہے تو اس لیئے کہ یہ خالق کو بہت پسند ہے
- حسن خلق کی اعلیٰ منزل کا خواہاں بھی اسی لیئے کہ اسکا رب اسے احسن الخلائق شمار فرمائے

اللہ سے ملاقات - لِقَاءَ اللّٰهِ

اللہ سے ملنا کس کو پسند ہوگا؟

جسے ہر لحظہ یہ خیال دامن گیر رہتا ہے کہ:

- لوگوں سے جھوٹ نہ بولوں کہ وہ اسے ناپسند کرتا ہے
- کسی کا حق نہ ماروں کی وہ کبھی اسے معاف نہیں کریگا
- صلۂ ارحام کا باعث بنوں کی اس نے اسکا حکم دیا ہے
- لوگوں کے لیئے آسانیاں بانٹوں کہ وہ اس سے خوش ہوتا ہے
- اس کے پسندیدہ دین کے اوپر ثابت قدم رہوں کی اسکے انعامات کا مستحق بنوں
- اسکے دین کے قیام و نفاذ کی جدوجہد کا عملی حصہ بنوں کہ انصار اللہ کا لقب پاؤں

☜ جسکا مطلوب - اللہ ہوگا

☜ جس کا مقصود - اللہ ہوگا

☜ جس کا معبود - اللہ ہوگا

اللہ سے ملنا کس کو پسند ہوگا؟

اللہ سے ملنا اسے پسند ہوگا جس نے اس دنیا کی زندگی
ایمان کے نور، اعمال کے احتساب اور اللہ سے تقوے کے ساتھ
گذاری ہوگی

اللہ سے ملنے کو پسند کرنے والے

اللہ سے ملاقات جتنی قریب آئے گی اسکا اشتیاق بھی زیادہ ہوگا

کشادِ درِ دل سمجھتے ہیں اس کو

ہلاکت نہیں موت ان کی نظر میں

نشانِ مردِ مومن با تو گویم چوں مرگ آید تبسم بر لبِ اوست

(میں تمہیں حقیقی مردِ مومن کی نشانی بتاتا ہوں، جب اسے موت آتی ہے تو اس کے لبوں پر تبسم آ جاتا ہے)

اللہ سے اس ملاقات کا ذکر

اس پر وعظ وتذکیر

اس پہ دروس

اس پہ مذاکرے

اسکا ہماری زندگی میں چال چلن

کہاں ہے؟